



ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رُحُونَ ﴿٩﴾

(المؤمنون: 9)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔



فرمان خلیفہ وقت

اپنے عمل سے امانتوں کے معیار قائم کرنے کے علاوہ عہد کے پورا کرنے کے بارے میں آپ نے کیا نمونے ہمیں دکھائے اور آپ کے عہد کے پابند ہونے کی دشمنی نے کس طرح گواہی دی اس کی بھی ایک مثال دیکھ لیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیانؓ نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا تھا، میں شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گیا۔ ابھی میں شام میں ہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی خط قیصر روم ہرقل کے پاس پہنچا۔ یہ خط وحیہ کلّبی لائے تھے۔ انہوں نے نصری کے سردار کو یہ خط دیا کہ وہ ہرقل کے پاس آپ کا یہ خط پہنچا دے۔ جب یہ خط ہرقل کو ملا تو پوچھا کہ عرب میں جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے کیا اس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں کچھ لوگ اس علاقے میں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مجھے قریش کی جماعت سمیت بلایا گیا۔ کہتے ہیں کہ جب ہم ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ پھر ہرقل نے پوچھا تم میں اس عربی شخص کا جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ منتظرین نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا کہ ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں کہو کہ میں اس شخص سے متعلق جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ابوسفیان سے بعض باتیں پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے پیچھے سے اشارہ کر کے بتا دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں ضرور کذب بیانی سے کام لیتا۔

تو بہر حال یہ ایک لمبی روایت ہے جہاں ہرقل نے بہت سے سوال پوچھے ان میں سے ایک عہد کے بارے میں بھی تھا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ سارے سوالوں کے بعد پھر اس نے جب مجھ سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) یہ پوچھا کہ کبھی اس نے غداری اور بدعہدی بھی کی ہے؟ تو میں نے کہا اس سے پہلے تو نہیں کی لیکن آج کل ہمارا اس سے صلح کا معاہدہ ہوا ہے، نامعلوم اب وہ اس کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرے۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس ساری گفتگو میں سوائے اس بات کے مجھے آپ کے خلاف کہنے کا کوئی اور موقع نہ ملا۔ تو بہر حال اس جواب پر ہرقل نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ کبھی اس نے غداری کی ہے۔ تو تم نے کہا ہے کہ نہیں کی۔ یہی تو رسولوں کا نشان ہوتا ہے کہ وہ کبھی بدعہدی اور غداری نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کبھی امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ وہ قول کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔ پس دیکھیں وہاں رہنے والوں کا سینہ نہیں کھلا جبکہ ہرقل کو یہ بات سمجھ آگئی۔ اللہ ہی ہے جو کسی کا سینہ کھولتا ہے۔ (خطبہ جمعہ 15 جولائی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

● چشم بینا حسن فانی کی تماشائی نہیں (منظوم)

● احکام خداوندی

● Cold Water Therapy کے فوائد

● ہنی بیچر Honey Badger



Online Edition

شمارہ: 195 | جلد: 3

09 محرم 1443 ہجری قمری

بدھ 18 اگست 2021ء



فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن ابی الحساء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی بعثت سے پہلے ایک سودا کیا۔ میرے ذمے کچھ رقم تھی تو میں نے کہا آپ اسی جگہ ٹھہریں میں بقیہ رقم لے کر آیا۔ مگر میں بھول گیا۔ مجھے تین دن کے بعد یاد آیا۔ پس میں گیا تو دیکھا کہ آپ اسی جگہ کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ میں تین دن سے اس جگہ تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

(ابوداؤد۔ کتاب الادب باب فی العدة)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب کرتے ہوئے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ”لَا آيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ“ یعنی جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کی پابندی نہیں کرتا، اس کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 3 صفحہ 35 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابو ہریرہؓ اس کی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب اس پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بخاری۔ کتاب الشهادات باب من امر بانجاز الوعد)



حضرت سلطان القلم کے رشحات قلم



امانت سے مراد

”امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قوی اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر انسان کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّواْ الْاَمْنَٰتِ الّٰی اٰهَلَهَا (النساء: 59) اس ساری امانت کو جناب الہی کو واپس دے دیتا ہے۔ یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے..... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 161-162)

”کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19-20)

ایڈیٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

Cold Water Therapy کے فوائد

حدیث مبارکہ کی روشنی میں

حدیث میں یہ دعایہ:

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِسَآءِ التَّلٰجِ وَ الْوَبْرِ

(سنن نسائی، کتاب الیاء حدیث نمبر 9)

ترجمہ: اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔

انسانی بدن کے اندرونی اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے جس کے نتیجہ میں گرمی conserve ہوتی ہے۔ اور اس طرح دماغ، دل اور دیگر اعضاء کو تازہ خون پہنچتا ہے۔ اور آکسیجن و غذائیت فراہم ہوتی ہے۔ زہر یا مادہ صاف ہوتا ہے۔ اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Cold baths جسم میں ”stress hormones“ (یعنی cortisol) کم کرتی ہے اور feel good transmitters (Serotonin & Endorphins or epinephrine) کو بڑھاتی ہے۔ Glutathione جو ایک نہایت مفید super anti-oxidant ہے اُس میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ دماغ میں Opioids اور Cannabinoids کا اضافہ ہوتا ہے جو mood control اور feeling of well-being پیدا کرتی ہیں۔ اور خود اعتمادی بڑھاتی ہے۔ اس کی مقدار خون میں بڑھتی ہے۔ اور شریانوں کی صحت برقرار رکھتی ہے۔ اسی طرح انسانی جسم اور دماغ میں سکون اور خوشی کا احساس بڑھاتا ہے۔

Cold Hydrotherapy کے فوائد

عرصہ قدیم سے اس طریقہ علاج کے فوائد کے بارہ میں ذکر چلا آ رہا ہے۔ رومی حکومت زمانہ اقتدار میں اس کا استعمال کافی زیادہ تھا اور حال میں دوبارہ cold showers کا ذکر اور استعمال بڑھ رہا ہے۔ Win Hof جو ایک Dutch athelete ہے اس نے اس کو بہت فروغ دیا ہے مختلف studies نے Ice-cold therapy کے مختلف فوائد بتائے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

جسمانی فوائد

1) Cold hydrotherapy سے دوران خون میں بہتری آتی ہے اس کے مستقل طریق استعمال سے جلد اور بالوں کی صحت برقرار رہتی ہے۔

2) ورزش کے بعد (خاص طور پر athletes میں) پٹھوں میں کھپاؤ اور درد میں جلد آرام آ جاتا ہے۔ ایک تحقیق (2016) نے یہ ثابت کیا ہے کہ cyclists کے سخت ٹریننگ sessions کے بعد 10 منٹ کے لئے Ice-cold Immersion سے کھپاؤ اور درد میں بہت جلد افاقہ ہوا ہے۔ (2016) کی ایک تحقیق نے athletes میں تھکاوٹ اور سوزش میں نمایاں کمی کا ذکر کیا ہے۔

3) Physiotherapist کے مشاہدہ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ زخم اور چوٹ لگنے کے بعد اور سوجن کے وقت Cold Ice packs کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح arthritis کے مریضوں کو بھی اس طریقہ علاج سے فائدہ ہوتا ہے اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا Pain Clinic اس کا گواہ ہے۔

4) ریسرچ اور روزمرہ کے مشاہدہ نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ Ice immersion یا Ice-cold sponging سے جسم کا درجہ حرارت جلد کم ہوتا ہے اور تیز بخار کا مضر اثر جاتا رہتا ہے۔

5) یہ بھی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ Ice-cold hydrotherapy سے جسم کا دفاعی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

”Helps Boost Immunity“ اور انفیکشن کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ Pro-inflammatory

cytokines کی کمی ہے۔ یہ مضر cytokines مختلف auto-Rheumatoid arthritis، (مثلاً، Parkinsonism) میں بڑھ جاتے ہیں۔

6) Cold Exposure خواہ وہ برف کے پانی یا Ice packs کی صورت میں ہو جسم کے metabolic rate کو بڑھاتی ہے اور وزن کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ کوریا میں وہ غوط خور خواتین جو پھلیوں کے شکار کے لئے chilled water میں پتے کپڑوں کے ساتھ غوط لگاتی ہیں ان کے وزن میں حیرت انگیز کمی واقع ہوئی ہے۔

7) یہ بھی عجیب انکشاف (2017ء) ہوا ہے کہ Ice immersion سے testosterone بڑھتے ہیں اور infertility کا بھی ایک علاج ہے۔ اس طریقہ کار سے sperm count اور sperm motility میں 200 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔

8) سائنسی تحقیق نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ Ice cold therapy سے Uric acid میں کمی کی واقع ہوتی ہے اور نفرس کے مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

ذہنی و نفسیاتی فوائد

1) ریسرچ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ذہنی تناؤ، مایوسی اور گھبراہٹ (Anxiety and Depression) کا ثابت شدہ علاج Ice cold baths ہیں۔ (CDC) Centre of Disease Control کے مطابق 5 فیصد امریکی depression کا شکار ہیں، اور corona pandemic کے سال میں یہ شرح بڑھ گئی ہے۔ کئی مریضوں کی ادویات میں اس علاج سے کمی واقع ہوئی ہے یا پھر مکمل طور پر ادویات ختم ہو گئی ہیں۔

2) Ice cold hydrotherapy سے جسم میں مختلف hormones (مثلاً، noradrenaline، endorphins اور neuro transmitters) فوری طور پر بڑھتے ہیں اور دماغ پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں دماغی قوت بڑھتی ہے، یادداشت تیز ہوتی ہے، اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت میں بہتری آتی ہے۔

3) ایک تحقیق (2015ء) میں جب hot&ice cold showers کے دو گروپ کا موازنہ کیا گیا تو یہ ثابت ہوا کہ cold showers کے گروپ میں موجود افراد میں زیادہ قوت اور ہمت دیکھنے میں آئی۔

4) Ice cold showers کے بعد نیند بھی بہتر ہوتی ہے اور گہری نیند آتی ہے۔

5) مختلف Psychotic Disorders مثلاً، Schizophrenia میں Cold hydrotherapy کے مفید نتائج دیکھنے میں آئے، اور اس کا اثر اسی طرح ہے جس طرح مختلف Psychosis میں Shock therapy (یعنی Electroconvulsive Therapy) طریقہ علاج ہے۔

6) Tibetan Monks میں ایک study نے Art of Tummo کے ذریعے Ice cold therapy اور توجہ (Meditation) سے روحانی مدارج میں ترقی دیکھی ہے، اور جسمانی صحت اور عمر میں بھی بہت فائدہ ہوا ہے۔

خاکسار کے ذاتی خیال میں حضرت عیسیٰؑ کی پیشتر زندگی نہایت سرد علاقوں (مثلاً، شام، افغانستان، پاکستان (مری و شمالی علاقہ جات)، کشمیر) میں گذری اور یہ ایک وجہ ان کی جسمانی و ذہنی صحت اور لمبی عمر کی دلیل ہے۔

اسی لئے Eskimos جو سارا سال سخت سردی میں زندگی بسر کرتے ہیں ان میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ ان کی ذہنی و جسمانی حالت عمدہ رہتی ہے اور باوجود مشکلات کے ان کے طرز زندگی میں کوئی رخنہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

7) درحقیقت Migraine جو ایک عام مرض ہے۔ اس میں Ice hydrotherapy کا فائدہ دیکھا گیا ہے۔ اور متعدد مریضوں میں migraine کی شدت میں کمی واقع ہوئی ہے یا پھر مکمل فائدہ ہوا ہے۔

چند متفرق امور

1) Cardiac Surgery میں خون کا درجہ حرارت نہایت کم کیا جاتا ہے تاکہ metabolism کم کیا جائے اور جراحی کے لئے مناسب وقت مل سکے۔ اس عمل کو Cold Cardioplegia کہتے ہیں۔

2) آجکل روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کو Cold storage میں preserve کیا جاتا ہے۔ Deep Refrigerator اور Freezer اس کی عام مثال ہیں۔

3) Cryo Surgery بھی ایک مقبول طریقہ علاج ہے۔ جس میں جراحی کا عمل منفی درجہ حرارت کے ذریعہ کیا جاتا ہے اس کے ذریعے Cancers، Warts درد اور دیگر امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

4) Liquid Nitrogen میں منفی درجہ حرارت کے ذریعے کافی فائدے لئے جاتے ہیں مثلاً سرطان اور جلد کا علاج، لیبارٹری میں استعمال، کھانے کی اشیاء اور انسانی جسم کے اعضاء کو Preserve کرنا اور Dead bodies کی منتقلی کے لئے نہایت موزوں ہے۔

Ice Cold Hydrotherapy کا طریقہ کار

1) بہتر طریق یہی ہے کہ پہلے گرم پانی سے نہانا شروع کریں اور پھر آہستہ آہستہ Ice cold bath لیں۔

2) ورزش کرنے کے بعد آپ Ice cold bath لے سکتے ہیں۔

3) اپنے آپ کو Ice bath دینا شروع کریں اور آہستہ آہستہ اس کا درجہ حرارت 10C-15C 50 (F-59-F) تک لے جائیں۔ یہ Ice bath آپ 10-15 منٹ تک لیں۔

4) Ice bath کے فوراً بعد اپنے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹ لیں کیونکہ ایسا نہ کرنے سے کچھ وقت تک آپ کے جسم کا درجہ حرارت گرنا جائے گا اور آپ Hypothermia کا شکار ہو سکتے ہیں۔

5) Ice bath کے بعد کوئی گرم مشروب پی لیں، جس میں میٹھا ہو کیونکہ sugar آپ کے جسم کو توانائی بخشنے کی اور درجہ حرارت معمول پر آ جائے گا۔

6) بہتر طریق یہی ہے کہ Ice bath کے بعد گرم جگہ آرام کریں یا پھر چہل قدمی کر لیں، تاکہ جسم کا درجہ حرارت معمول پر آجائے۔

غرض منفی درجہ حرارت خواہ وہ برف کے پانی اور اولوں یا جدید طریقہ کار سے حاصل کی جائی ہماری ”خطاؤں“، یعنی جسمانی و روحانی بیماریوں کے لئے ایک اکیڑ ہے۔ اسی لئے اس حدیث میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا مَرَضْتُ فَهَوَّ يَسْفِيْنِي

(سورۃ الشعراء: 81)

یعنی ”جب میں بیمار ہوتا ہوں تو تُو شفا دیتا ہے۔“

یعنی میری ”خطاؤں“، یعنی بے اعتدالیوں کے نتیجہ میں جو روحانی و جسمانی بیماریاں مجھے لاحق ہوتی ہیں۔ تو اپنے محبوب ترین طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہنمائی میں (برف کے پانی یا اولوں سے) دھو ڈال۔“

مڈر ظفر

ہنی بیجگر Honey Badger



اگر کوئی یہ سوال کرے کہ سب سے بہادر اور نڈر جانور کون سا ہے؟

تو سب سے پہلے ہمارے ذہن میں جنگل کے بادشاہ شیر کا نام آتا ہے۔ لیکن حقیقت کچھ اور ہے، گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق ہنی بیجگر کو

دنیا کا سب سے نڈر جانور ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ فی الواقع یہ ایک بد معاش قسم کا جانور ہے جو دوسرے تمام جنگلی جانوروں سے سیٹنگ چھنا لیتا ہے۔ اس کی کم دیش بارہ اقسام ہیں جو براعظم افریقہ کے بیشتر ممالک کے علاوہ عراق اور انڈیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ ایک جوان ہنی بیجگر ایک میٹر تک لمبا ہو سکتا ہے۔ نہ ہنی بیجگر مادہ سے بڑے ہوتے ہیں اور ان کا وزن چندہ گلو تک ہوتا ہے جبکہ مادہ کا وزن اوسطاً دو گلو ہوتا ہے۔ یہ نہایت سخت جان ہوتے ہیں اور ہر قسم کے ماحول میں رہ سکتے ہیں۔ ان کی نظر اور سننے کی صلاحیت بہت کمزور ہوتی ہے۔ ان کی جلد بہت موٹی، سخت اور لچکدار ہوتی ہے۔ اگر کوئی جانور ان پر حملہ کرے تو ان کے دانت ہنی بیجگر کی جلد میں آسانی سے نہیں گھتے، حملہ کے دوران ان کی مخصوص جلد انہیں مسلسل حرکت کرتے رہنے میں مدد کرتی ہے جس کے باعث حملہ آور جانور انہیں زیادہ نقصان پہنچانے سے قاصر رہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں، کان، ناک اور دم بہت چھوٹی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے لڑائی کے دوران انہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ بہت کم ہوتا ہے۔

یہ طبعاً بہت شرارتی ہوتے ہیں اور اکثر چڑیا گھروں کی باڑیں بھلا لگ کر بھاگ جاتے ہیں اس لیے انہیں چڑیا گھروں میں رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ جب کوئی جانور بالخصوص شیر وغیرہ ان پر حملہ کریں تو یہ فضلہ خارج کرتے ہیں جس میں شدید بدبو ہوتی ہے، اس بدبو سے گھبرا کر دوسرے جانور ان کا پیچھا چھوڑ دیتے ہیں۔

زیبسیا اور گنی میں ہنی بیجگر کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کی کھال سے مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں اور ان کے دیگر اعضاء مختلف قسم کی ادویات

یہ اپنے بچوں سے زمین کھودنے اور حملہ کرنے سمیت مختلف کام بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔

لیتے ہیں۔ چھپنے، سونے اور آرام کرنے کے لیے زمین میں تین میٹر تک گہرے بل بناتے ہیں۔ اپنے تیز اور طاقتور پنجوں سے تین میٹر گہرا گڑھا چند منٹ میں کھود ڈالتے ہیں۔

ان کی خوراک میں پھچکیاں، سانپ اور پرندے شامل ہیں، حتیٰ کہ دوسرے جانوروں کے چھوٹے بچے تک پکڑ کر کھا جاتے ہیں۔ یہ زہریلے سانپوں کا شکار کرنے سے بھی نہیں گھبراتے، زہریلے سانپ سے سامنا ہونے پر سانپ ہنی بیجگر کو ڈس بھی لیتے ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر ان کے اندر زہریلے ترین سانپوں کے زہر کے خلاف مدافعت پائی گئی ہے۔ یہ بھوکے نا بھی ہوں تب بھی اپنے شکار کو مار ڈالتے ہیں۔

ہنی بیجگر کا شمار ان جانوروں میں ہوتا ہے جو اپنے لیے اوزاروں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ انسانی آبادی میں گھسنے کے بعد یہ مختلف طریقوں سے بند کیے گئے دروازے بھی کھول سکتے ہیں اور شکار کو پکڑنے کے لیے بھی کئی چیزوں کو ٹول Tool کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

یہ طبعاً بہت شرارتی ہوتے ہیں اور اکثر چڑیا گھروں کی باڑیں بھلا لگ کر بھاگ جاتے ہیں اس لیے انہیں چڑیا گھروں میں رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ جب کوئی جانور بالخصوص شیر وغیرہ ان پر حملہ کریں تو یہ فضلہ خارج کرتے ہیں جس میں شدید بدبو ہوتی ہے، اس بدبو سے گھبرا کر دوسرے جانور ان کا پیچھا چھوڑ دیتے ہیں۔

زیبسیا اور گنی میں ہنی بیجگر کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کی کھال سے مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں اور ان کے دیگر اعضاء مختلف قسم کی ادویات بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔

رپورٹ: مبارک احمد منیر - استاد جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

سہ روزہ سالانہ کھیلیں جامعۃ المبشرین برکینا فاسو



افتتاحی تقریب

جامعہ احمدیہ وہ عظیم ادارہ ہے جس سے ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں مبلغین پیدا ہوتے ہیں جو دنیا میں اسلام احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اس عظیم ادارہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں پڑی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے اب جامعہ کی شاخیں دنیا کے مختلف ملکوں تک پھیل چکی ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ و تربیت کی ضرورتوں کے مطابق جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی شفقت اور توجہ سے 2017ء میں برکینا فاسو میں جامعۃ المبشرین کا قیام ہوا۔ اس جامعہ سے پچھلے سال 2020ء میں پہلی کلاس فارغ التحصیل ہو چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں جماعتی روایات کے مطابق تدریسی و علمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ طلبہ کی عمدہ صحت برقرار رکھنے کی خاطر ورزشی سرگرمیوں کی طرف بھی بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ روزانہ کھیل اور ورزش کے لئے اوقات مقرر ہیں۔ دوران سال کھیلوں کے متفرق انفرادی و اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ سال کے آخر پر تین روزہ ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلبہ جوش و جذبہ سے حصہ لیتے ہیں۔

جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں طلبہ میں مسابقتی فی الخیر کی روح پیدا کرنے کے لئے انہیں چار گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گروپس کے نام یہ ہیں:

شجاعت، صداقت، امانت اور عدالت۔
ہر گروپ کا طلبہ میں سے ایک گروپ سیکرٹری اور ان کی راہنمائی کے لیے ایک استاد نگران مقرر کیا گیا ہے۔ سال 2020ء - 21ء کے گروپ سیکرٹری اور نگران اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں:

شجاعت گروپ: سیکرٹری سینا گورگی داؤدا صاحب، نگران استاد خاکسار مبارک احمد منیر
صداقت گروپ: سیکرٹری اجونو مالینی فوسینی صاحب، نگران استاد: مکرم حافظ محمد طارق بلال صاحب
امانت گروپ: سیکرٹری ارداسا عمیل صاحب، گروپ نگران مکرم محمد اظہار احمد راجہ صاحب
عدالت گروپ: سیکرٹری لاما بشیر صاحب، نگران مکرم حافظ نبی آداما صاحب



پوائنٹس سے طلبا اساتذہ سے میچ جیت گئے۔

دوسرا دن

کھیلوں کے دوسرے دن کا آغاز صبح ساڑھے آٹھ بجے طلبہ کی اسمبلی سے ہوا۔ پھر صداقت اور عدالت گروپ کے درمیان کرکٹ کا فائنل میچ ہوا۔ اس کے بعد صداقت اور عدالت گروپ کے مابین بازی کا فائنل میچ ہوا۔ اسی روز شام کو فٹ بال کا فائنل میچ صداقت اور امانت گروپ کے مابین ہوا۔

بعد ازاں ثابت قدمی، پنج آزمائی کے مقابلہ جات ہوئے۔ بعض طلبا کے درمیان پنج آزمائی کا مقابلہ پانچ منٹ تک بھی چلا گیا۔ اس دن فائنل میں آنے والے دو طلبہ کو چنا گیا جن کا مقابلہ آخری دن مہمان خصوصی کے سامنے کروایا گیا۔ اس کے بعد کلائی پکڑنے کا مقابلہ تھا جس میں فائنل میں پہنچنے والے دو طلبہ کا مقابلہ اگلے دن مہمان خصوصی کے سامنے کروایا گیا۔ کھیلوں کے تیسرے اور آخری دن روک دوڑ کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔ اس مقابلہ کو دیکھنے کے لیے مہمانان کرام کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو کے تشریف لانے پر اس مقابلہ کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مہمان خصوصی کو روک دوڑ کی تمام رکاوٹوں کا دورہ کروایا گیا۔ مقابلہ شروع ہونے سے قبل طلبہ کو ایک پیغام دیا گیا جسے واپسی پر سب کے سامنے سنانا تھا۔

یہ دلچسپ مقابلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس باروک دوڑ میں تیس کے قریب رکاوٹیں شامل تھیں۔ تمام مہمانان گرامی اس مقابلے سے بہت

مختلط ہوئے۔ اس کے بعد جامعہ اسٹاف سمیت مہمانان گرامی کا میوزیکل پنچیر کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ جسے ایک لمبے مقابلے کے بعد واگادوگو کے ریجنل مشنری مکرم ناصر اقبال صاحب نے جیتا۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا انعقاد جامعہ کے ہال میں کیا گیا جسے سادگی اور خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تمام طلبہ اپنے اپنے گروپس کا مخصوص رنگ کا لباس پہنے قطاروں میں بیٹھے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیزم داؤد آدم صاحب نے کی۔ پھر نظم ”نونہلان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے“ عزیزم سورے قاسم صاحب نے پیش کی اور عزیزم لاما بشیر صاحب سیکرٹری العاب کمیٹی نے سالانہ کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی صاحب نے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے تمام مہمانوں اور بالخصوص مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے ساتھ مہمان خصوصی مکرم امیر جماعت برکینا فاسو سے درخواست کی کہ وہ طلبہ کو اختتامی کلمات سے نوازیں۔

مکرم مہمان خصوصی صاحب نے جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا کہ ابھی اس جامعہ کے قیام کو صرف چار سال ہوئے ہیں تاہم اسٹاف کی محنت کی بدولت جماعتی روایات کے مطابق جامعہ تیزی کے ساتھ ترقیات کی منازل طے کر رہا ہے۔ آپ

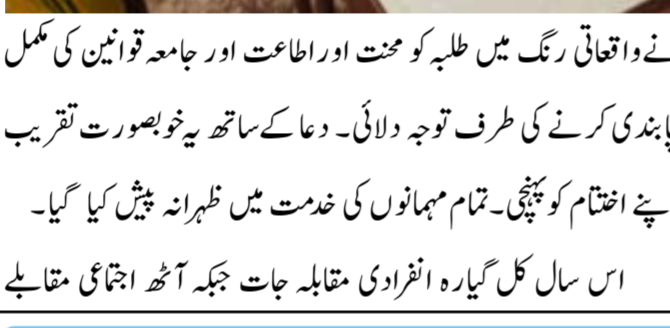
امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

جلسہ سالانہ کی یادیں

خاکسار امۃ الباری ناصر اپریل 1949ء میں اپنے خاندان کے ساتھ اس پہلی ٹرین پر ربوہ آئی جس میں قادیان کے مہاجرین مقیم رہتے باغ لاہور کو ربوہ لانے کا انتظام کیا گیا تھا ربوہ میں ہمارا استقبال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ نے کیا اس کے بعد 1963ء تک ربوہ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ربوہ سے ہی تعلیم پائی جامعہ نصرت میں پڑھنے پڑھانے کا موقع ملا۔۔ الحمد للہ

قادیان میں جلسہ سالانہ کے ضمن میں امی جان (مرحومہ مغفورہ) سے لگ کر بیٹھنا اور مزے کی چیزیں کھانا یاد ہے۔ مقررین کی آواز ایک بانس کے اوپر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر سے آتی تھی بہت سوچنے پر بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ جو بول رہا ہے وہ بانس کے اندر کیسے گیا ہے۔ برقی تار سے آواز کی منتقلی کا سوچنا چھوٹے سے دماغ کی استطاعت سے بہت دور تھا۔ ربوہ کے جلسوں میں بچپن میں تو کسیر پر کھیلنا مہمانوں کی رونق اور لنگر خانے کا کھانا ہی سب سے زیادہ پر کشش تھا۔ جلسے کے دنوں کا ایک منظر ذہن میں ابھی بھی تازہ ہے

کوزہ گرگڑھے میں پاؤں لٹکائے ایک میز کو مسلسل گھماتا رہتا اس کے ابھرے ہوئے حصے پر گیلی مٹی سے آب خورے۔ گلاس۔ کوزے۔ گھڑے صراحیاں بنتی ہوئی نظر آتیں۔ اس کی لگے بندھے اندازے سے



نے واقعاتی رنگ میں طلبہ کو محنت اور اطاعت اور جامعہ قوانین کی مکمل پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ خوبصورت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ تمام مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس سال کل گیارہ انفرادی مقابلہ جات جبکہ آٹھ اجتماعی مقابلے



منعقد ہوئے۔ بہترین گروپ عدالت اور بیسٹ اٹھلیٹ دوسرے سال کے طالب علم عزیزم آقا حسینی رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پروگرام جامعۃ المبشرین کے طلبا کی ذہنی اور جسمانی ترقی کا باعث بنیں۔ آمین ثم آمین۔

پرگھرے نقش چھوڑتے ہیں

جلسوں پر ڈیوٹیاں بھی دیں 1960ء میں نانہ نگران شعبہ اختطامات مقرر ہوئی 1962ء میں جلسہ سالانہ پر تقریر کا موقع ملا خوش قسمتی سے سٹیج پر جگہ ملی افتتاحی خطاب حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ کا تھا اس نایاب وجود اور دوسری معزز خواتین مبارک کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا وہ زندگی کے یادگار واقعات میں شامل ہے اور اسی سال قیام گاہ مستورات میں رپورٹر کے فرائض ادا کئے۔ الحمد للہ۔۔۔ جلسوں میں علمائے کرام کی تقاریر سننے میں بڑا لطف آتا۔۔ ہم شام کو قیام گاہوں میں عزیزوں سے ملنے جاتے گھر پر بھی مہمان آتے غرضیکہ انتہائی پر لطف دن ہوتے جو اب یادوں میں محفوظ ہیں شادی کے بعد کراچی۔ اسلام آباد اور لاہور سے سفر کر کے چلے گئے آتے۔ اس کا اپنا مزہ تھا ایک تو ربوہ پھر مانگہ۔۔ یہ بھی بتا دوں کہ میرا ارشد اور شادی بھی چلے پر ہوئی۔۔۔ لجنہ کراچی میں خدمات ادا کرتے ہوئے الحراب سوواں جلسہ سالانہ نمبر نکالنے کی سعادت حاصل ہوئی جس کی تیاری میں جلسہ سالانہ کی پوری تاریخ سے شناسائی ہوئی الحمد للہ۔۔۔

اللہ کرے ربوہ کی وہ رونقیں لوٹ آئیں دعا کریں کہ ہو ربوہ میں جلسہ سالانہ ہزاروں لاکھوں سنیں پھر حضور کی تقریر ہر اک زبان پہ ہو حمد و ثنا سلام و درود فضا میں گونجنے اذان اور نعرہ تکبیر

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE



اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں

+44 79 5161 4020

info@alfazlonline.org

صفورہ ممتاز۔ جرمنی

پلے گراؤنڈ

حشرات الارض اور بیز یعنی شہد کی مکھیوں کی تعداد میں غیر معمولی کمی واقع ہو رہی ہے اس لئے بھی ہوٹلز اور انسٹیٹ ہوٹلز یعنی کہ مکھیوں اور کیڑے مکوڑوں کے مصنوعی چھتوں کو پلے گراؤنڈ میں لگانا اور ان کی افزائش کا انتظام کرنا جہاں اس قدرتی نقصان کی تلافی کا کچھ مددوار کر سکتا ہے وہاں بچوں کے ذہن میں بچپن سے ہی ماحولیاتی ذمہ داری اجاگر کرنے کا باعث بھی بنتا ہے اس لئے کھیل کے میدان میں مناسب جگہوں پر یہ اقدامات بھی بچوں کی شخصیت مضبوط بنانے میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی بچوں کی موٹی موٹی لکھائی میں دعاؤں کی تختیاں اور اشارے کھیل کے باغ کی دہلیز پر اور دیگر مناسب جگہوں پر آویزاں کرنے سے بچوں کی دینی تربیت اور دعا اور عبادت کی طرف توجہ مبذول کروانے کا موجب بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پلے گراؤنڈ کو بچوں اور معاشرے کے لئے بے حد بابرکت ثابت کرے۔ آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

چھٹی ہوئی جراب پر مسح کرنا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ جراب میں ذرا سا سوراخ ہو جاتا تو فوراً اس کو تبدیل کر لیتے مگر میں اب دیکھتا ہوں کہ لوگ ایسی چھٹی ہوئی جرابوں پر جن کی ایڑی اور پنچہ دونوں نہیں ہوتے مسح کرتے چلے جاتے ہیں یہ کیوں ہوتا ہے؟ شریعت کے احکام کی واقفیت نہیں ہوتی۔ اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رخصت اور جواز کے صحیح محل کو نہیں سمجھتے۔

(منصب خلافت - انوار العلوم جلد 2 صفحہ 45)

مرسلہ: بشری نذیر آفتاب، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

18 اگست 2021ء

غروب آفتاب	طلوع فجر	مکہ مکرمہ
18:49	04:40	
18:53	04:35	مدینہ منورہ
19:09	04:28	قادیان
18:49	04:08	ربوہ
20:18	04:25	اسلام آباد ٹلفورڈ

آتے جاتے ہیں۔ یہاں بچے زبان اور بولنا سیکھتے ہیں، دوستیاں بنتی اور ٹوٹی ہیں۔ جذبات ابھرتے بکھرتے اور بننے ٹوٹتے ہیں لڑائی جھگڑے کھینچا تانی اور صلح صفائی بھی ہوتی ہے جھولے گھسی اور دوسرے کھلونوں پر باری کے انتظار میں لائن لگا کر کھڑے ہونا وغیرہ تہذیب کی بنیادیں ڈالتے (جس سے لڑکیاں زیادہ فائدہ اٹھاتی ہیں) ہیں مثلاً تم اتنی دیر سے پیگ جھول رہے ہو اب مجھے بھی دو میری باری کب آئے گی جو ذرا زیادہ طاقتور ہو (عموما لڑکے) وہ دھکا دیکر گرا بھی دیتے ہیں اور ناراضگی شروع دوستی ختم بڑا بھلا کہہ کر دھمکیاں دیکر پیگ پر قبضہ پھر کسی دوسری کھیل میں ساتھی کی ضرورت پڑی تو تمہیں کر کے دوستی ہو گئی اور ساری ناراضگی ہوا میں اڑ گئی۔

کھیل کھیل میں اپنے مطالب واضح کرنے اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے خدا جانے کہاں سے بچوں کو اتنی باتیں اور الفاظ کا ذخیرہ آجاتا ہے۔ بہر حال بچوں کے باغیچے میں بچوں کی باتوں کا مشاہدہ کرنا بے حد دلچسپ تجربہ ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ بعض اوقات انسان اس ذریعے سے بہت کام کی باتیں بھی سیکھ جاتا ہے کھیل کے میدان میں بچوں کی تخلیقی صلاحیتیں اور خیالات اجاگر ہوتے اور چیزوں کے بارے میں تجسس پیدا ہوتا ہے۔

غرضیکہ کہ کھیل کے میدان کے بچوں کی زندگی میں بے شمار فائدے ہیں اس لیے اس کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ بعض اوقات چھوٹے بچے مٹی یا پھول بوٹے توڑ کر منہ میں ڈال لیتے ہیں اس لئے پلے گراؤنڈ کے گھاس اور پودوں پر مختلف قسم کے سپرے وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور جائزہ لیتے رہنا چاہیے کہ وہاں کوئی زہریلی جڑی بوٹیوں اور پودے اور

نہ ہی کانٹے دار جھاڑیاں آگیاں۔ کھیلوں کے آلات انٹیکٹ ہوں کوئی پیچ پرزے ڈھیلے نہ ہوں تاکہ بچے گرنے اور چوٹ لگنے سے محفوظ رہیں اور ایسے کھلونے ہوں جنکا بچوں کو شوق ہو اس باغ میں موجود کھلونے پیگ گھسی، پھلانگنے والا رسیوں کا جال اور دیوار اور دیگر عموماً بچوں کے پسندیدہ ترین آلات ہیں۔ کھیلوں میں بچے چونکہ ہلتے رہتے اور حرکت کرتے رہتے ہیں اس لئے کچھ دیر بعد تھک بھی جاتے ہیں اس لئے ایک بچ کا کھیل کے باغ میں ہونا بھی ضروری ہے جہاں بیٹھ کر بچے کچھ دیر آرام کر سکیں ایسے ہی باغ کی صفائی بھی بچوں کی ذہنیت پر اچھا اور محبت بھرا اثر چھوڑنے کے لئے بے حد ضروری ہے کوڑے کے بن بھی باغیچے کے کونوں میں ہونے چاہیں تاکہ بچے گند ادھر ادھر پھینکے کی بجائے ان میں پھینکیں۔ آجکل دنیا میں انوائیرنمنٹل تبدیلی یعنی ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے

ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسلام آباد میں پلے گراؤنڈ کا افتتاح دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ آنکھوں کے سامنے وہ منظر آ گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتے اور ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی کرتے جاتے۔ اور اپنے عمل سے معاشرے میں بچوں کی قدر اور اہمیت کا نمونہ قائم کیا۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ بچوں کو انسان بھی نہیں سمجھا جاتا تھا اور بچوں کی کوئی قدر و قیمت اور حقوق نہیں تھے۔ ایسے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ «لا تقتلوا اولادکم من خشية الاملاک» یعنی اپنی اولاد کو مالی تنگی کے ڈر سے قتل نہ کرو اور جبکہ بچوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کہ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرو۔

یورپ کے براعظم میں جماعت کی طرف سے ایک اسلامی بستی میں پلے گراؤنڈ کے ذریعے اسلام میں بچوں کی قدر اور بچوں کی اہمیت واضح ہو گی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں کو دی گئی حیثیت کے مطابق ہنستے کھیلتے محترم بچے ایک محترم اسلامی معاشرے کا حصہ ضرورت اور مستقبل ہیں۔ کھیل کا میدان بظاہر صرف کھیل کا میدان ہی نہیں ہوتا بلکہ بچوں کی جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی صحت پر اثر ڈال رہا ہوتا ہے۔ اور بچوں کی صحت مند نشوونما اور شخصیت بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ پلے گراؤنڈ ہی وہ جگہ ہے جہاں بچے اکٹھے ہوتے اور ملتے ہیں یہاں سے بچوں کی سوشل لائف کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ساتھ چھوٹے بہن بھائیوں اور ایک دوسرے کی فیملیوں سے تعارف ہوتا ہے۔

بھاگنے دوڑنے پھلانگنے اور اچھلنے کودنے سے بچوں کے جسمانی اندرونی و بیرونی اعضاء نشوونما پاتے ہیں۔ آنکھ کان ہاتھ پاؤں حواس اور اعضاء آپس کی تحریکوں سے حرکت کرنا سیکھتے ہیں اور دماغی ترقی بھی بچوں کے بڑھتے ماہ و سال کے ساتھ پروان چڑھتی ہے اگر خدا نخواستہ کوئی جسمانی کمزوری ہو تو وہ بھی بروقت غیر قدرتی حرکات و سکنات کے ذریعے ظاہر ہو جاتی ہے بلکہ بروقت علاج سے کسی غیر معمولی نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔ پکڑن پکڑائی، چھپن چھپائی، جھولے گھسی، اونچ نیچ اور دیگر کھیلوں کے آلات سے مزے اٹھانے کے ساتھ ساتھ بچے گھاس، درخت اور ان پر موجود کیڑے مکوڑے اور جانوروں، زمین میں سوراخوں، کبھی گیلی اور کبھی خشک زمین اور بارش سے بننے والے چھوٹے چھوٹے جوہروں پر تجارب اور موسمی تبدیلیوں کی پہچان کے ذریعے فطرت کے بھی قریب